سوال

(222) ہم غیر اسلامی ملک میں پڑھاتے ہیں اوراس کے بینکوں میں اپنی رقوم۔۔۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

ہم ایک غیر اسلامی ملک میں رہ رہے ہیں لیکن اللہ تعالی نے ہمیں مال ودولت اس فراوانی سے عطا فرمایا ہے کہ ہم اس کی حفاظت کے لئے اسے امریکی بینکوں میں رکھنے پر مجبور ہیں، ہم مسلمان ہیں اسی لئے ہم سے بینکوں والے بہت خوش ہیں اوروہ ہمیں بیوقوف سمجھتے ہیں کیونکہ ہم سودی رقوم کوان بینکوں میں چھوڑدیتے ہیں تووہ مسلمانوں کے اس مال کو عیسائیت کی تبلیغ واشاعت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہم ان اموال سے استفادہ نہیں کرسکتے ؟کیا ہم اسے فقیر مسلمانوں پر یا مسجدوں اوراسلامی مدارس کی تعمیر پر خرچ کردیں ؟کیا مسلمان ،بینک سے اس سودی رقم کے لینے پر گناہ گار ہوگا خواہ وہ اسے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین ہی کو بطور عطیہ کیوں نہ دے دے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سودی بینکوں میں اپنے اموال کو رکھنا جائز نہیں خواہ یہ بینک مسلمانوں کے ،ہوں یا غیر مسلموں کے کیونکہ اس میں گناہ اورظلم کی کاموں میں تعاون ہے خواہ آپ سود نہ بھی لیں پھر بھی سودی بینکوں میں رقوم رکھنا جائز نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص حفاظت کے لئے بینکوں میں رقوم رکھنے پر مجبور ہوجائے اوروہ سود نہ لے توامید ہے کہ

ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگاارشادباری تعالی ہے :

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ (الانعام ۶/۱۱۹)

''جوچیزیں ہم نے تمہارے لئے حرام ٹھہرادی ہیں وہ ایک ایک کرکے بیان دی ہیں مگراس صورت میں کہ ان کے (کھانے کے)لئے ناچار ہوجاؤ۔''

اگر کوئی شخص سودلینے کے لئے ان بینکوں میں اپنی رقوم رکھے تو پھر یہ بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ سود اکبر الکبائر میں سے ہے ،اللہ تعالی نے اسے اپنی کتاب کریم میں اوراپنے رسول امین ﷺ کی زبانی حرام قراردیا ہے اوربتایا ہے کہ سود بالآخر نابود ہوجانے والا ہے اورجو شخص سودی لین دین کرتا ہے اس نے گویا اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کردیا ہے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالی نے مال ودولت کی فراوانی سے نوازاہو،انہیں چاہئے کہ وہ اسے نیکی اوراحسان کے کاموں اورمجاہدین کی مدد کے لئے خرچ کریں ،اللہ تعالی انہیں اجروثواب عطافرمائے گااورخرچ کئے جانے والے مال کا نعم البدل بھی عطا کرے گا۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کاارشاد گرامی ہے :

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقرۃ ۲/۲۷۴)

''جولوگ اپنا مال رات، دن اورپوشیدہ وظاہر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اوران کو(قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اورنہ غم۔''

اورفرمایا:

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (سبا۳۴/۳۹)

''اورتم جوچیز خرچ کروگے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا، وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔''

یہ حکم عام ہے جوزکوۃ وغیر زکوۃ سب کوشامل ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ ''صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، معاف کردینے سے اللہ تعالی بندے کی عزت میں اضافہ ہی فرماتا ہے اورجوشخص اللہ تعالی کے لئے تواضع اختیارکرے تواللہ تعالی اسے سر بلند فرمادیتا ہے۔ یہ بھی صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ ''ہر روز صبح کے وقت اللہ تعالی دوفرشتوں کونازل فرماتا ہے، جن میں سے ایک یہ کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کونعم البدل عطافرمااوردوسرا کہتا ہے اےاللہ مال روک رکھنے والے کے مال کوتباہ بربادکردے''

نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے اورضرورت مندوں پر صدقہ کرنے کی فضیلت کے بارے میں بہت سی آیات واحادیث ہیں۔

اگرصاحب مال جہالت یا تساہل کی وجہ سے اپنے مال کا سود وصول کرے، پھر اللہ تعالی اسے رشدوبھلائی کی ہدایت عطافرمائے تواسے چاہئے کہ اس مال کو نیک کاموں میں خرچ کردے اوراپنے مال میں اسے باقی نہ رکھے کیونکہ سود جس مال میں شامل ہوجاتا ہے، اسے تباہ وبرباد کردیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشادفرمایا ہے:

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ (البقرۃ۲/۲۷۶)

''اللہ تعالیٰ سود کومٹاتا ہے اورصدقے خیرات کوبڑھاتا ہے۔''

((واللہ ولی التوفیق))

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 317

محدث فتویٰ